ابن شریعت سید عطاء المحسن شاہ بخاری

سرخیل راشدین، امیر المؤمنین، خلیفتہ المسلمین،
امام المتقین، اموی خلیفۂ راشد، قائد انام فاتح روم و شام

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ناقد ہندوستانی و پاکستانی مولوی

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

میر المومنین خلیفۂ عادل و راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، نے اپنے بارے میں فرمایا **انا اول الملوک و آخر خلیفه** (۱) "میں پہلا بادشاہ اور آخری خلیفہ ہوں" امیر المومنین خلیفۂ عادل و راشد پیکر عدل سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا **لا تذکروا معاویة الا** (۲) معاویہ کا تذکرہ بجز خیر کے مت کرو **بخیر** پیکر علم، عم زاد رسول، حبر الامتہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
ما رایت احداً اخلق للملک من معاویه (۳) میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ لائق ملک کے لئے کسی کو نہیں دیکھا۔ پیکر عظمت صحابیٔ رسول عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا **لاتذکروا معاویة الابخیر** (۴) ذکر معاویہ خیر کے سوا نہ کرو

پاکستان کے ایسے مولوی جو نادانستہ شیعوں کے حلیف بنے ہوئے ہیں عمداً یہ هفوات مسلسل چھاپ رہے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے ممدوح ہیں جو لوگ ناصبی ہیں یا یوں کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایسی مدح جو دیگر صحابہ پر فوقیت لئے ہوئے ہو ناصبیت کے زمرے میں آتی ہے اور دلیل سے محروم یہ گفتگو ان مولویوں کے ہاں عام ہے اور حضرت سیدنا معاویہ سے متعلق ان مکروہ لوگوں کا لب ولہجہ، رویہ بھی نہایت سوقیانہ ہوتا یعنی (آگے آگے مجھ ہوتی ہے پیچھے کتا ہوتا ہے)

ایسے پیوست زدہ رافضیوں کے حلیف مولویوں سے پوچھتا ہوں شاہ ولی اللہ، امام طحاوی، ابو بکر بن جصاص، سیدنا عمر۔ سیدنا معاویہ، سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا عمر بن سعد (رضی اللہ عنہم ورضوعنہ)
ان حضرات سے بہتر ہیں؟
ان کی آراء حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی آراء سے بہتر ہیں؟
حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا علم ان لوگوں سے بہتر نہیں؟

---

(۱) البدایہ والنہایہ ص ۱۳۵ ج ۸ (۲) ص ۱۲۲ ج ۸ تاریخ کبیر ص ۳۲۷
(۳) قسم اول جز رابع ص ۳۴ تاریخ کبیر ص ۳۲۸

حضرات صحابہ کی مردم شناسی کیا بعد کے بزرگوں سے بہتر نہیں؟
فضائل کے اعتبار سے کیا وہ پوری امت سے بہتر نہیں ہیں؟
جواب یقیناً اثبات میں آئے گا میں پوچھتا ہوں پھر ان کی رائے، ان کی بات اور ان کی اصابت فکر پر تم کو اعتماد کیوں نہیں؟ شیعوں والے فکر کی اشاعت کی غلاظت اپنے سر کیوں اٹھاتے ہو؟ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام آتے ہی تمہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی باتیں بھولنے لگتی ہیں اور ہندوستانی بزرگ تمہاری آنکھوں کا سرمہ بن جاتے ہیں۔ کیا ہندوستانی علماء کا اتفاق رائے اور پاکستانی علماء کا ان کی اقتداء کرنا یہ ضروری ہے یا صحابہ رضی اللہ عنہم کی بات پر اعتماد و اتفاق اور اس کی اقتداء ہم سب کے لئے ضروری ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آراء پر کسی ایرے غیرے کی رائے کو فوقیت دینا فکری حرام کاری نہیں تو اور کیا ہے؟ صحابہ کی بات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کی خوشبو ہوتی ہے اور تمہاری باتوں میں ایرانی تعفن ہوتا ہے۔

ببیں کہ از کہ بریدی و باکہ پیوستی

صحابہ رضی اللہ عنہم کے مندرج صدر اقوال احکام کی حیثیت رکھتے ہیں

مولوی عبدالرشید نعمانی اور ایک خطاط ان کی رائے، خواہش اور ان کے ھندوستانی ممدوح علماء بھلا صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے ٹھہرنے کے قابل ہیں اور یہ لوگ اس قابل بھی ہیں کہ ان کی رائے کو کوئی مقام دیا جائے؟ ان کے تمام مؤلفات اک دفتر بے معنی ہے۔

ایں دفتر بے معنی غرق مے ناب اولیٰ

جھوٹے تقدس کی کِرم خوردہ بیساکھیوں کے سہارے زندہ رہنے والے تفاخر سے اپنی شخصیت کا دبدبہ جماتے ہیں کہ فلاں حضرت مدنی کا مرید ہے، فلاں حضرت رائے پوری کا منظور نظر ہے، فلاں دیوبندی ہے، یہ ہے اور وہ ہے انھوں نے کبھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا کی ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مرید مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مکی ہیں، مدنی ہیں، دمشقی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نسبت بیعت ہی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے جنتی ہونے کی سند ہے۔ ان کی نجات اعمال پر موقوف نہیں **کلا وعداللّٰہ الحسنیٰ** ہر ایک سے حسن عاقبت کا وعدہ ہے **یوم لا یخزی اللّٰہ النبی والذین امنوا معه**
جس دن اللہ نبی اور ان کے ساتھیوں کو رسوا نہیں کریں گے
نبی نے ان کا تزکیہ اچھے طریقوں سے کیا

یتلوا علیهم ایته
ویعلمهم الکتب
والحکمة
ویزکیهم
خزمن اموالهم صدقة تطهرهم و تزکیهم

وصل علیھم

اس پر مستزاد اللہ نے ان کے دلوں کا تقویٰ پرکھا **امتحن اللّٰہ قلوبھم للتقویٰ**

اور تقویٰ، اخلاص، صدق وصفا ان سے بڑھ کر بھلا کس میں ہو سکتا ہے پھر رشد وھدایت کی مستجاب دعاؤں کے ساتھ وہ سجائے گئے اور اس پر اللہ کی مہر **اولئک ھم الراشدون**

تین تاکیدوں کے ساتھ ان کا منصوص رشد۔ تم پاکستانی وہندوستانی مولویوں کی تسلی کے لئے کافی نہیں جو تمہیں مورخین ظن و تخمین کے دروازوں پر جبہ سائی کرنے سے روک سکے۔ تم مورخین کے در عجم سے صحابہ رضی اللہ عنھم کی شخصی پہچان کی بھیک مانگتے ہو تمہیں شرم آنی چاہیے۔ صحابہ رضی اللہ عنھم قرآنی شخصیات ہیں تاریخی شخصیات نہیں ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنھم کا تعارف و تصدیق قرآن سے مانگیں تاریخ سے نہیں۔ ہم بے بضاعت ایرانی بھکاریوں نے طبری کو مستند جانا اور مانا، نانوتوی کو حرف آخر مانا اور سارا زور ان کی تقلید پر لگا دیا۔ قلم توڑ دیئے لیکن تمہاری میلی آنکھ قرآنی سرمہ سے مجلیٰ نہ ہوئی۔ اگر قرآن سے دل و دماغ منور ہو چکے ہوتے تو سید مودودی کی طرح آپ کو تاریخ کے صید زبوں کھانے کی کیا ضرورت تھی۔

ہوس کو ہے نشاط کار کیا کیا

اس ردّو کد کے بعد میں پوچھتا ہوں کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مرید محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں؟ ان کا تزکیہ و تطھیر حضور علیہ السلام نے نہیں کیا؟ ان کے تقویٰ کو اللہ نے نہیں پرکھا؟ ان کا رشد منصوص و موکد قرآنی نہیں؟

عجم کے چند مخصوص عجمیوں کے کہنے سے ان کی ہدایت و رشد تقویٰ وصفا سب مشکوک ہو جائے گا؟ دلی و جہلم کی روندی ہوئی سرزمین کے نو مسلموں کے کہنے سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے حلقۂ یاراں کو

باطل کہا جائے گا؟

باغی کہا جائے گا؟

گنہگار کہا جائے گا؟

ضال و مضل کہا جائے گا؟

صورتاً باغی ہیں حقیقتاً نہیں کی راگنی الاپی جائے گی

اگر ان کے لیے یہ "القاب" ضیاء قہ عجم ہیں۔ تو میں آپ سب کا ہم عصر ہوں آپ کو جانتا ہوں، پہچانتا ہوں

مجھ پہ ظاہر ہے آپ کا باطن

میں کہہ سکتا ہوں آپ غلام، آپ کے والد ماجد غلام، آپ تمام باطل آپ مرتکب کبائر، خوابوں کے ذریعے دو شیزائیں ہتھیانے والے صورتاً بھی گندے اور حقیقتاً گلے سڑے متعفن لاشے، ایرانی دستر خوان کا جھوڑ کھانے والے۔ فرمائیے اب کیسے مزاج ہیں؟ طنطنۂ تقدیس زمیں بوس ہوا کہ نہیں؟ قدرِ عافیت معلوم ہوئی؟ یہ ہے آپ کی قیمت

طلقاء کی نامعقول بحث

حضور پر نور رحمت عمیم سیدنا و مولانا روف الرحیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الناس معادن کمعادن الذھب و الفضہ خیار ھم فی الجاھلیہ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا (او کما قال)

لوگ سونے اور چاندی کی کانوں کی طرح ہیں ان میں جو لوگ جاہلیت میں سر برآوردہ تھے (او کما قال) اسلام میں بھی وہی سر برآوردہ ہیں جب انہیں اسلام کی سمجھ بوجھ آجائے۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی بنایا اور ساتھ فرمایا **واللہ ما استکبتک الا بوحی اللہ**

سیدنا عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو عامل مکہ بنایا

سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کو عامل نجران بنایا

کیا یہ سب کام تالیف قلب کے زمرے میں آتا ہے؟ تو مذکورہ الصدر حدیث پاک کا کیا مفہوم ہے؟ کیا اللہ کے نبی نے نا اہل بنو امیہ کو امت کی گردن پر مسلط کر دیا؟ یا وہ اس اہلیت کے مالک تھے؟ اہلیت کسی اور میر ہوتی تو اس کو نامزد فرماتے ان کو دین کی سمجھ بوجھ تھی اور اہل حل و عقد تھے۔ دور جاہلیت میں بھی بنو امیہ ہی مکہ کے اہل حل و عقد، سر برآوردہ کمانڈر و حکمران تھے یہ ان پر اللہ کا فضل و انعام تھا۔ یہ پسندیدہ صفات تھیں ناپسندیدہ صفات نہ تھیں۔ پاکستانی حیرتم کشوں کو نہ جانے ان سے کیا بیر ہے بہ ظاہر تو ہمایوں کے دور کا "سایۂ عقاب شب" معلوم ہوتا ہے۔ امریکہ کے یہ قومی نشان دور کی کوڑی لائے اور طلیق و طلوق کے معنی کی موشگافیاں کرنے بیٹھ گئے اگر اندازو معیار گفتگو یہ ہے تو

صلوٰۃ کے معنی

عباس کے معنی

فاطمہ کے معنی

جعفر کے معنی

یہ غور فرمائیں پھر حاصل جواب پر کف افسوس نہ ملیں بلکہ دلی کے نائی اس پر فخر کریں اور سر دھنیں۔ آنکھیں مٹکائیں، لغوی معنوں کے اعتبار سے تو کچھ بھی کہا جا سکتا ہے۔ یہ تو حضور علیہ السلام نے اہل مکہ کا خوف دور کرنے کے لئے ارشاد فرمایا جیسے برادران یوسف علیہ السلام کو اللہ نے فرمایا **لا تسریب علیکم الیوم** اس سے ان کی حقارت کو اخذ کرنا اور اسی نام سے موسوم کر دینا سہارن پوری کنجڑے کا ہی کمال ہو سکتا ہے مطلوب نبوت ہر گز نہیں ہو سکتا۔ جو نبی امت کو یہ کلیہ عنایت فرمائے کہ **کلکم بنو آدم و آدم من تراب** تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے ہے

وہ نبی اپنے ہی خاندان کی ایک شاخ کو کمیوں میں شامل کر دے ہو نہیں سکتا۔ یہ کراچی کے مکروہ دھقانی کے قلم کا کرشمہ ہے اور عجمی اخلاق کا طرہ

ایں کار از تو آید و عجمی چنیں کند

سیدنا معاویہ کا ایمان لانا:

اینگلو انڈین سامراج کے ماتحت پرورش پانے والے مولوی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایمان پر بہت بحث کرتے ہیں اور اس سلسلۃ الجرح میں بہت دور کی کوڑیاں لاتے ہیں اور اس کا نام تحقیق رکھتے ہیں حالانکہ انہیں اپنے ایمان پر بحث کرنی چاہیے اور ثابت کرنا چاہیے کہ وہ اسلام کے مطلوبہ مومن بھی ہیں کہ نہیں۔ لیکن جناب ان کی جہالت کی تان سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایمان پر ہی ٹوٹتی ہے اور اس جہالت مابی پر انہیں فخر ہے اور وہ رئیس المحققین ہیں۔ لیکن ان کی گھسیاروں والی نگاہ خوبیوں اور فضیلتوں پر نہیں پڑتی بلکہ استخفاف و ذم کے پہلوؤں سے ہم کنار ہوتی ہے۔ حالانکہ لکھا یوں ہے کہ

انه اسلم عام الحدیبیه و کان یکتم اسلامه من ابی سفیان قال فدخل رسول الله صلی الله علیه وسلم مکة عام الفتح فاظهرت اسلامی ولقیته فرحب لی (طبقات الکبریٰ ج ۷ ص ۴۰۶)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حدیبیہ والے سال (۶ ھ) ایمان لائے اور ابوسفیان سے اپنا ایمان چھپاتے تھے جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو میں نے اپنے اسلام کو ظاہر کیا حضور علیہ السلام نے مجھے مرحبا فرمایا

کیوں کہ جی غلام ابن غلام مولوی جی کچھ ایمان درست ہوا کہ نہیں تاریخ کا یہ مہکتا گلاب تیری نگاہوں میں خار بن کے کھٹکتا ہے........ تفو بر تو ملا تفو

اس کے بعد عجمی سازش کے نخچیر قصاص عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کی بحث میں الجھا کر باغیان عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو فرمانبرداروں کی عجمی سند عطا فرماتے ہیں اور صدر اوّل کے واقعہ و حادثہ فاجعہ پر دلیل، صدیوں بعد کے ایک فقیہ کی رائے پیش کرتے ہیں اور یوں رئیس "المسکگین" کا تمغہ سینے پر سجائے پھرتے ہیں اور بڑھتے ہیں اور بُڈھی میراثن کی طرح انگلی بڑھا بڑھا کے دکھا دکھا کے کہتے پھرتے ہیں "ہم نے جو لکھا ہے" بڑھی تکنیک" سے لکھا ہے"۔

تم نو نہال دو گے حسرت ہی باغباں کو

لو مولوی جی آنکھ کھولو غلامی اور رافضیت کی عینک اتارو اور پڑھو کہ باغی کون ہے؟

(۱) فقال الا شتر قدعر فنارأی طلحه. والزبیر فینا ، وامارأی علی فلم تعرفه الی الیوم فان کان قداصطلح معهم فانما اصطلحوا علی دمائنا فان کان الامر هکذا الحقنا علیاً بعثمان (البدایه و النهایه جلد ۷ صفحه ۲۳۹)

پس اشتر نے کہا طلحہ وزبیر، ہم جا گئے مگر آج تک علی کی رائے کا ہمیں پتہ نہیں لگا۔ اگر علی نے ان سے صلح کی تو یہ ہمارے خون پر ہوگی اور معاملہ یونہی رہا تو ہم علی کو بھی عثمان سے ملا دیں گے۔

مولوی جی یہ ہیں بیعت کرنے والے اور فرمانبردار" آپ کس فقیہ محترم کی عبث رائے سے استدلال کریں گے کہ اب بھی یہ باغی ہیں یا مطیع؟ آپ کے روحانی بزرگ اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ جنگ جمل میں صلح کے بعد (۲) بات الناس بخیر لیلة و بات قتله عثمان بشر لیة و باتو یتشاورون واجمعو الی ان یثیر وا الحرب من الغلس (البدایه والنهایه ج۷ ص ۲۳۹ ص. ۲۴۰)

لوگ خیر و عافیت سے سو گئے اور قاتلین عثمان کا گروہ شر کے جذبات لئے جاگتا رہا اور شب خون مارنے کا مشورہ کرتے رہے اور اس بات پر متفق ہوئے کہ اندھیرے میں جنگ کی آگ بھڑکا دی جائے

مولبی جی! آپ کے اکابر کے انہی کرتوتوں کو دیکھ کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا یا بنیّ لیت اباک مات قبل هذا الیوم بعشرین عاماً (البدایه ج۷ ص ۲۴۱)

بیٹا جی! کاش تمہارا باپ آج سے بیس سال قبل مر گیا ہوتا جواباً امام حسن مجتبیٰ نے عرض کیا

یا ابت کنت انهاک عن هذا = اباجی میں نے تو آپ کو جدال و قتال سے منع کیا تھا جو لوگ سیدہ عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کو گالی گلوچ کریں، سیدنا علی کی نافرمانی کریں، علی کو عثمان کے ساتھ ملانے کا پروگرام بنائیں، رات کی مہیب تاریکی میں شب خون ماریں، ۳۵ ہزار انسانوں کو خون میں نہلادیں، امن کی وادی کو شر و فساد کبیر میں بدل دیں وہ باغی نہیں تو پھر کون ہے؟ ان سے قصاص عثمان رضی اللہ عنہ نہ لینا اور مالک الاشتر کو فوج کا سپہ سالار بنالینا یہ سب حق ہے؟ ابن جرموز اور ابن حمق کے ساتھی حق پرست اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی باغی؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے "لعن اللہ قتلة عثمان" (البدایہ ص ۲۴۱ و ص ۲۴۳)
اور سیدنا علی جن لوگوں پر لعنت بھیجیں وہ اہل حق؟

واہ مولبی جی واہ

پاپوش میں لگا دی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

اس کو کہتے ہیں دین ملا فی سبیل اللہ فساد

آپ جیسے ہیزم کش آذوقہ نار ہیں اور آپ جیسوں کا علاج سیدنا عمر کا دُرہ ہے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ،

بقیہ از ص ۶

طاقتوں کے آگے سر جھکا دیتے ہیں یہ آزاد اور خود مختار قوموں کا چلن نہیں بلکہ بے بس و لاچار اور غیروں سے مرعوب قوموں کا طریق ہوا کرتا ہے۔ سینکڑوں فرزندان اسلام کی قربانی دینے کے بعد کارگل کے مسئلے پر امریکی چوکھٹ پر جبین نیاز خم کردینا ڈپلومیسی نہیں، ملک، قوم اور اسلام کے ساتھ صریحاً غداری ہے۔ طالبان نے ثابت کردیا ہے کہ غیروں کی امداد کے بھروسے اور غیر ملکی قوتوں پر انحصار کے بغیر بھی خودداری سے زندہ رہا جاسکتا ہے۔ اور جب جینے کا شعور آجائے تو غیرت کی زندگی بسر کرنے کا سلیقہ بھی آجاتا ہے۔